خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 14-اپریل 1999ء-26ذی الحجہ 1419ہجری-14-شہادت 1378ہش جلد 49-84 نمبر 82

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھ 14 اپریل 1999ء

اللہ کی طرف سے محاسبہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسے ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ ہر ایک چیز پر بڑا قادر ہے۔

(البقرہ آیت 285)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض مستعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے اور اس سلسلہ میں داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور ثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے۔ کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا اس دن اس کی حالت وہ تھی جو آج اس کی ہے۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں گھبرانا نہیں چاہئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 243)

اللہ کے محاسبہ کرنے سے پہلے اپنا محاسبہ کر لینا چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے۔ اور اس میں باشعور چیزیں بھی داخل ہو جاتی ہیں، جو کچھ بھی موجود ہے زمین و آسمان میں وہ سب اللہ کی ملکیت ہے۔ ملکیت کے پہلو سے اس کا سزا دینا یا بخش دینا، اس پہ کوئی سوال نہیں اٹھ سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ خود کوئی کام حکمت سے خالی نہیں فرماتا اس لئے وہ اپنی ملکیت کا استعمال بھی اس رنگ میں فرماتا ہے کہ انسانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو عین برمحل استعمال ہوگا اور اس میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کئے جائیں گے حالانکہ مالک ہونے کے لحاظ سے وہ جو چاہے کرے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو یا تو ایسا کیوں کرتا ہے۔ پہلی بات یہ ہے جو قابل توجہ ہے۔

دوسری بات ہے فرمایا (۔) سب کچھ اس کا ہے اور ہر چیز اس کے ہونے کی وجہ سے ہر چیز پر اس کی نظر بھی ہے اور چونکہ ہر چیز پر اس کی نظر ہے اس لئے تمہارے لئے بے کار ہے خواہ کسی بات کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ خدا تعالیٰ کے ہاں کوئی بات جو چھپی ہوئی ہے وہ چھپی ہوئی نہیں رہے گی وہ بھی اس پر ظاہر ہوگی اور جو تم ظاہر کرتے ہو، ہو سکتا ہے تم غلط ظاہر کر رہے ہو۔ (۔) جب اپنے نفس کی باتیں ظاہر کرتے ہو تو ضروری تو نہیں کہ سچی باتیں کرتے ہو۔ تو اس پہلو سے دونوں امور پر اللہ تعالیٰ کی نظر ہے اس لئے ظاہر کرنا، جھوٹا ہو یا بناوٹ کا ہو، چھپانے کی کوشش کرنا جو اپنے جرائم یا نیتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہو یہ سب بیکار ہے۔ (۔) جو حقیقت حال ہے جس پر خدا کی نظر ہے اس پہلو سے وہ تمہارا حساب کرے گا اور محاسبہ کرے گا کیونکہ اس سے پہلے ملکیت ہونا ثابت ہے تو ملکیت کے ساتھ جزا سزا کا مضمون بھی داخل ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا تم یاد رکھنا تم چھپاؤ یا ظاہر کرو، جو کچھ بھی کرو گے اس کا محاسبہ ہونا ہے۔

(فرمایا) اس محاسبے میں جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا اسے اس کی سزا دے گا۔ (۔) یہ آیت کے آغاز کی طرف دوبارہ اشارہ فرما رہا ہے۔ جب سب کچھ اس کا ہے تو ہر چیز پر قادر بھی ہے لیکن (اس آیت میں) ایک اور بھی مضمون بیان ہو گیا ہے، جب محاسبہ کرے گا تو پھر لازماً بخشش یا پکڑ کا تعلق محاسبے سے ہو گا۔ محاسبے کے دوران اگر اللہ تعالیٰ یہ معلوم فرمائے گا کہ ایک شخص نے اس محاسبے سے پہلے خود اپنا محاسبہ کر لیا تھا تو اس محاسبے کا بنیادی اثر یہ قائم ہو گا کہ اس محاسبے کے درمیان اگر وہ سچا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں میں داخل فرمالے گا جن کے ساتھ وہ بخشش کا سلوک فرمائے گا اور اگر اپنے محاسبے میں لوگ جھوٹے ہیں جیسا کہ بسا اوقات لوگ اپنے محاسبے میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں حالانکہ کوئی اور نہیں دیکھ رہا ہوتا مگر جب اپنا محاسبہ کرتے ہیں تو بڑی رعایت کرتے ہیں اپنے نفس کی اور کچھ ظاہر کرتے ہیں کچھ چھپاتے ہیں جس پر اللہ کی نظر ہے۔ تو محاسبے سے تعلق میں یہ بات قابل غور ہے کہ (۔) اگر خدا صحیح محاسبہ فرماتا ہے تو محاسبہ کرنے والوں میں سے کچھ ایسے لوگوں کو پائے گا جو اپنے نفس کا خود حساب کر رہے ہیں۔ اگر وہ خود حساب کر رہے ہیں اللہ کی خاطر تو پھر اللہ تعالیٰ ان سے نرمی کا سلوک فرمائے گا۔ اگر خود حساب نہیں کر رہے یا کر رہے ہیں تو جھوٹا حساب کر رہے ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ سختی فرمائے گا اور یہ مضمون (۔) صوفیاء یہ بیان کرتے ہیں (۔) اپنا حساب کر لو پیشتر اس کے کہ تمہارا حساب کیا جائے۔

(الفضل 10-اپریل 1998ء)

☆......☆......☆......☆

انیسویں صدی کے ایک مثالی پولیس افسر

حضرت سید خصیلت علی شاہ سادات خوارزمی کے چشم و چراغ، حضرت میر سید حامد علی شاہ سیالکوٹی کے بہنوئی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی مریدوں میں سے تھے جو 29- ذی قعدہ 1308ھ مطابق 7- جولائی 1891ء کو امرتسر کی "حویلی سندھی خاں کوتوال" میں حضرت بانی سلسلہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے جہاں سیالکوٹ سے واپسی پر فروکش تھے۔

سید صاحب 1878ء میں محکمہ پولیس سے منسلک ہوئے اور اپنی خداداد صلاحیتوں اور ذاتی خوبیوں کے باعث 20 سال کے بعد انسپکٹر پولیس کے عہدہ تک پہنچے اور قبل اس کے کہ اس عہدہ کا چارج لیتے کھاریاں میں شدید بیمار ہو گئے (جہاں ڈپٹی انسپکٹر کے فرائض بجالا رہے تھے) 5- ستمبر 1898ء کو انتقال فرما گئے۔ حضرت سید حامد علی شاہ نے اس پاک نفس بزرگ کی نسبت لکھا:۔

"خلیق، متواضع، شب بیدار، تہجد خوان، غیرت مند، باحیا، مروت کیش انسان تھے۔ غض بصر کی خاص صفت ان میں تھی۔ باوجود مصروفیت سرکاری...... یہ (موصوف) ان سب خدمات کو بوجہ احسن بجالا کر پھر فرائض الٰہی کے بھی ایسے پابند تھے پچھلی رات کو جب ساری مخلوقات غفلت کے لحافوں میں پڑی سوتی ہے۔ پاک صاف ہو کر نماز میں کھڑا ہونا قضا نہیں کیا...... اپنے اقران و امثال میں دیانت، امانت اور نیک چلنی کی وہ بہار دکھلائی کہ اپنے ہم عصروں میں ایک اعلیٰ درجہ کا نمونہ بن گئے

...... سرکاری سلسلہ ملازمت میں ایسے افراد کم ہوں گے جو سید خصیلت علی شاہ صاحب کی صفات نیک کا گیت نہ گاتے ہوں اور تو اور ذی قدر افسروں کی زبانیں بھی اسی ذکر سے تر ہیں۔ اسی ضبط اوقات کا نتیجہ ہے کہ آپ کو اللہ کے فضل نے اپنے دامن کے نیچے لا کر اپنے فرستادہ کی تعلیمات کے نور سے منور کر دیا" (واقعہ ناگزیر صفحہ 7 مولفہ سید حامد سیالکوٹی طبع اول نومبر 1898ء مطبع انوار احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2-50 روپے

فرخ سلمانی

دلبر میرا یہی ہے

نمبر 21

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

فتح خیبر

حضرت سہلؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں (کل) اپنا جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو گا اور جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہوں گے اور پھر اس کے ہاتھوں پر خیبر کو مفتوح کیا جائے گا۔

سہلؓ کہتے ہیں کہ (حضورؐ کے اس ارشاد کے بعد) تمام رات صحابہؓ نے اس سوچ میں گزاری کہ ان میں سے کس کو (حضورؐ کا) جھنڈا دیا جائے گا۔ سویرا ہوا تو ان میں سے ہر ایک کو یہ امید تھی کہ جھنڈا اسی کو ملے گا۔

حضورؐ صحابہؓ میں تشریف فرما ہوئے تو پوچھا کہ علیؓ کہاں ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضورؐ ان کی آنکھوں میں کوئی تکلیف ہو گئی ہے اس لئے آئے نہیں۔ (حضورؐ نے علیؓ کو بلا بھیجا) اور ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا کی فوراً ہی آنکھ کی جو بیماری تھی جاتی رہی اور ایسی گئی کہ جیسے ان کو کبھی یہ بیماری تھی ہی نہیں۔ پھر حضورؐ نے جھنڈا (حضرت) علیؓ کو عطا فرمایا۔ حضرت علیؓ جھنڈا لے کر کہنے لگے میں ان سے لڑوں گا اور اس وقت تک لڑوں گا جب تک یہ ہمارے جیسے مسلمان نہ ہو جائیں۔ حضورؐ نے (حضرت) علیؓ کی بات سنی اور فرمایا ان کی طرف جاؤ۔ لیکن ہاں ذرا ٹھہرو اور میری ایک بات سنو۔ جب تم وہاں پہنچ جاؤ اور ان کے میدانوں میں اتر جاؤ تو ان کو اسلام کی طرف بلانا اور ان کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلانا کیونکہ اللہ کی قسم اگر تمہارے ہاتھ پر اللہ ایک شخص بھی مسلمان کر دے تو یہ تمہارے لئے اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ تمہیں اعلیٰ قسم کے سرخ اونٹوں کی دولت مل جائے۔

(بخاری کتاب الجهاد باب فضل من اسلم علی یدیہ رجل)

شفایابی کی دعا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ کسی مریض کے پاس جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا کرتے اذھب الباس رب الناس واشف وانت الشافی لا شفاء الا شفاؤک لا یغادر سقما

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب العائد للمریض)

اے لوگوں کے رب اس تکلیف کو دور کر دے۔ اور خود شفا دے کیونکہ تو شافی ہے۔ تیرے علاوہ کوئی شفا نہیں دے سکتا۔ ایسی شفا دے جو کوئی سقم نہ چھوڑے۔

بچے واپس رکھ دو

ایک صحابی حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور کے ساتھ تھے۔ کہ ایک چھوٹی چڑیا دیکھی جس کے ہمراہ اس کے دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچے اٹھائے۔ تو چڑیا ہمارے قریب آ کر پھڑ پھڑانے لگی حضورؐ نے دیکھا تو فرمایا۔

اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اس کے بچے واپس رکھ دو۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب قتل الذر)

ان کی شان تو کچھ اور ہے

شروع رات کا وقت ہے۔ وہ وقت ہے جس میں آپؐ تہجد کے لئے ابھی نہیں اٹھے ہوتے تھے حضرت عائشہؓ کی آنکھ کھلتی ہے وہ آپ کو اپنے بستر پر نہیں پاتیں۔ وہ کہتی ہیں "ایک رات (میری آنکھ کھلی) تو میں نے حضور کو اپنے بستر پر نہ پایا۔ مجھے خیال آیا کہ حضورؐ مجھے چھوڑ کر کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔ پھر میں حضورؐ کو تلاش کرنے لگی تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضورؐ (نماز میں) رکوع میں ہیں (یا شاید) آپؐ اس وقت سجدہ کر رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ تو اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہر قسم کی بزرگی کا حامل ہے (تو میرا رب ہے) تیرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور آپؐ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ اے اللہ جو کچھ میں لوگوں سے چھپ کر کرتا ہوں اور جو کچھ میں ان کے سامنے کرتا ہوں ان میں سے میرے ہر عمل کو اپنی رحمت اور مغفرت سے ڈھانپ لے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ کو جب (نماز میں) اس طرح اپنے مولیٰ کے حضور دعا کرتے دیکھا تو مجھے اپنی حالت پر افسوس ہوا اور میں نے دل ہی دل میں کہا کہ تم کیا سمجھ بیٹھیں خدارا ان کی تو شان ہی کچھ اور ہے۔

(نسائی کتاب عشرۃ النساء۔ باب الغیرہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 16- اپریل 1999ء

4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن
5-00 a.m.	لقاء مع العرب
6-00 a.m.	فرام دی آرکائیوز مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ
7-20 a.m.	اردو کلاس
8-25 a.m.	عربی زبان سیکھئے
8-40 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس (11-7-94)
10-05 a.m.	تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں
10-45 a.m.	چلڈرنز کارنر تلفظ قرآن
11-05 a.m.	سرائیکی پروگرام ترجمۃ القرآن کلاس (15-9-94)
12-20 p.m.	لقاء مع العرب
1-30 p.m.	اردو کلاس
2-35 p.m.	انڈونیشین سروس
3-05 p.m.	بنگالی سروس
4-05 p.m.	تلاوت درس ملفوظات۔خبریں
4-50 p.m.	درود شریف
5-00 p.m.	خطبہ جمعہ۔لائیو
6-20 p.m.	فرانسیسی احباب سے ملاقات
7-20 p.m.	خطبہ جمعہ 16-4-99
8-25 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت۔درس الحدیث
10-35 p.m.	اردو کلاس
11-45 p.m.	لقاء مع العرب

ہفتہ 17-اپریل 1999ء

12-45 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن بیلجیئم۔ چلڈرنز کلاس
1-20 a.m.	طبی معاملات۔الفضل فورم حصہ دوئم
1-50 a.m.	خطبہ جمعہ 16-4-99
2-55 a.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات
4-05 a.m.	تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں
4-35 a.m.	چلڈرنز کلاس۔ آیئے نماز سیکھیں
5-05 a.m.	لقاء مع العرب
6-20 a.m.	خطبہ جمعہ 16-4-99
7-15 a.m.	اردو کلاس
8-20 a.m.	کمپیوٹر سب کے لئے
8-35 a.m.	فرانسیسی احباب سے ملاقات
10-05 a.m.	تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں
10-55 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ آیئے نماز سیکھیں
11-20 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن ماریشس
12-05 p.m.	طبی معاملات۔الفضل فورم
12-30 p.m.	لقاء مع العرب
1-45 p.m.	اردو کلاس
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں
4-40 p.m.	ڈینش زبان سیکھئے
5-05 p.m.	انٹرویو ثاقب زیروی صاحب کے ساتھ
6-00 p.m.	بنگالی سروس
7-00 p.m.	چلڈرنز کلاس (17-4-99)
8-10 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ کوئز قرآن کریم
8-25 p.m.	حکایات شیریں
8-35 p.m.	ڈاکومنٹری۔شالامار باغ لاہور
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت
10-10 p.m.	اردو کلاس
11-10 p.m.	لقاء مع العرب

اتوار 18- اپریل 1999ء

12-15 a.m.	التفسیر الکبیر۔ سبق نمبر 37
12-45 a.m.	مجلس سوال و جواب از لنڈن 15-2-98
2-25 a.m.	چلڈرنز کلاس۔نئی
3-35 a.m.	ڈینش زبان سیکھئے
4-05 a.m.	تلاوت۔سیرت النبی۔خبریں
4-55 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز
5-15 a.m.	لقاء مع العرب
6-15 a.m.	انٹرویو ثاقب زیروی صاحب
7-05 a.m.	اردو کلاس
8-15 a.m.	حکایات شیریں
8-25 a.m.	ڈینش زبان سیکھئے
8-50 a.m.	چلڈرنز کلاس
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز
10-55 a.m.	مجلس سوال و جواب۔ 15-2-98 لندن
12-45 p.m.	لقاء مع العرب
1-50 p.m.	اردو کلاس
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں
4-30 p.m.	چینی زبان سیکھئے
5-00 p.m.	خطبہ جمعہ 16-4-99
6-05 p.m.	بنگالی سروس
7-10 p.m.	انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات 8-10-95
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت
10-15 p.m.	اردو کلاس
11-30 p.m.	لقاء مع العرب

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمہ صائمہ مریم صاحبہ

قسط دوم آخر

ایک دعا گو اور خادم خلق ہستی

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ

میرا ایک ہی بیٹا ہے دعا کریں کہ وہ ہزاروں کے برابر ہو

خدمت خلق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی والدہ محترمہ کی سیرت کے اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ "آپ کی یادوں کے ہراول دستوں میں ہمیشہ مجھے آپ کا جذبہ خدمت خلق نظر آتا ہے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ کا نام اس تصور سے الگ ہو کر میرے ذہن میں داخل ہوا ہو۔

بے کسوں، یتیموں، مساکین، مصیبت زدگان اور مظلوموں سے گہری ہمدردی آپ کی شخصیت کا ایک لاینفک جزو تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ جذبہ ہمدردی ان کے خون میں گھل مل کر ان کی زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ یہ ہمدردی جذباتی بھی تھی قولی بھی اور فعلی بھی..... اس جذبہ کو تسکین دینے کے لئے آپ نے قربانی بھی بہت کی، جانی بھی اور جذباتی بھی، مجھے یاد ہے وفات سے ایک سال پہلے ڈلہوزی میں رمضان کے مہینے میں باوجود بیماری کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام عملے کے لئے سحری کے وقت خود اپنے ہاتھ سے پراٹھے پکایا کرتی تھیں۔ بات دراصل یہ تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان دنوں مالی حالات کے پیش نظر جو خرچ ملتا تھا اس میں اتنی گنجائش نہیں نکل سکتی تھی کہ کھلا خرچ کیا جا سکے......باورچی مصر تھا کہ یا مجھے گھی زیادہ دو یا مجھ سے یہ کام نہیں ہوتا.....ایک دو روز اسی کشمکش میں گزر گئے.....محنت کرنے والوں کو روزے کے دنوں میں اچھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ آپ نے خود اٹھ کر پراٹھے پکانے شروع کئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت فرمائی کہ اسی گھی میں جس میں باورچی کے نزدیک اتنے افراد کے لئے پراٹھے پکنے ناممکن تھے۔ سارے عملے کی ضرورت پوری ہوتی رہی۔ بیماری کی وجہ سے بعض اوقات آپ کو خاصی تکلیف اٹھانی پڑتی تھی۔ مگر آپ کہتی تھیں کہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ محنت کرنے والے لوگ سحری کے وقت خشک روٹی کھائیں۔

بھینسیں رکھنے کا بہت شوق تھا اور صبح کے وقت بڑی کثرت سے لوگ چھاچھ لینے آیا کرتے تھے جو لوگ زیادہ غریب یا معذور ہوا کرتے تھے۔ ان کی چھاچھ میں مکھن بھی ڈال دیا کرتی تھیں۔ کئی دفعہ غریب لڑکیوں کی خود شادیاں کیں۔ بعض یتیموں کی پرورش کی۔ روزمرہ کے طور پر مختلف رنگ میں امداد کا سلسلہ جاری رہتا ہی تھا۔ خفیہ بھی اور اعلانیہ بھی.....اگر کسی ضرورت مند کو دینے کے لئے خود اپنے پاس کچھ نہ ہوتا تو بعض دوسرے متمول دوستوں کو توجہ دلا کر امداد کی صورت نکال لیتی تھیں۔ اس کے علاوہ چونکہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سیکرٹری تھیں اس تنظیم کی طرف سے بھی سالانہ کپڑوں اور گندم وغیرہ کی تقسیم کا انتظام کرتی تھیں۔

بہادر دل کی خاتون

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریر فرماتے ہیں۔ مریم ایک بہادر دل خاتون تھیں۔ جب کوئی نازک موقع آتا میں یقین کے ساتھ ان پر اعتبار کر سکتا تھا۔ ان کی نسوانی کمزوری اس وقت دب جاتی چہرہ پر استقلال اور عزم کے آثار پائے جاتے اور دیکھنے والا کہہ سکتا تھا کہ اب موت یا کامیابی کے سوا اس عورت کے سامنے کوئی تیسری چیز نہیں ہے۔ یہ مرجائے گی مگر کام سے پیچھے نہ ہٹے گی ضرورت کے وقت راتوں کو اس میری محبوبہ نے میرے ساتھ کام کیا ہے اور تھکان کی شکایت نہیں کی۔ صرف اتنا کہنا ہی کافی ہوتا تھا کہ یہ سلسلہ کا کام ہے۔ یا سلسلہ کے لئے کوئی خطرہ یا بدنامی ہے اور وہ شیرنی کی طرح لپک کر کھڑی ہو جاتیں۔ اور بھول جاتیں اپنے آپ کو۔ بھول جاتیں کھانے پینے کو۔ بھول جاتیں اپنے بچوں کو۔ بلکہ بھول جاتی تھیں مجھ کو بھی۔ اور صرف انہیں وہ کام ہی یاد رہ جاتا تھا۔ اور اس کے بعد جب کام ختم ہو جاتا تو وہ ہوتیں یا گرم پانی کی بوتلیں جس میں لپٹی ہوئی وہ اس طرح اپنے درد کرنے والے جسم اور متورم پیٹ کو چاروں طرف سے ڈھانپے ہوئے لیٹ جاتیں کہ دیکھنے والا سمجھتا تھا یہ عورت ابھی کوئی بڑا اپریشن کروا کر ہسپتال سے آئی ہے۔ اور وہ کام ان کے بیمار جسم کے لئے واقعہ میں بڑا اپریشن ہی ہوتا تھا۔

احمدیت پر سچا ایمان

حضرت سیدہ مریم کو احمدیت پر سچا ایمان حاصل تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود پر قربان تھیں ان کو قرآن کریم سے محبت تھی۔ اور اس کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے کرتی تھیں۔ انہوں نے قرآن کریم ایک حافظ سے پڑھا تھا اسی لئے ط،ق ضرورت سے زیادہ زور سے ادا کرتی تھیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں علمی باتوں کا مزہ خوب لیتی تھیں۔ جمعہ کے دن اگر کسی خاص مضمون پر خطبہ کا موقعہ ہوتا تھا تو واپسی میں اس یقین سے گھر میں گھستا تھا کہ مریم کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ جاتے ہی تعریفوں کے پل باندھ دیں گی۔ اور کہیں گی کہ آج بہت مزہ آیا اور یہ میرا قیاس شاذ ہی غلط ہوتا تھا۔ میں دروازے پر انہیں منتظر پاتا۔ خوشی سے ان کے جسم کے اندر ایک تھرتھراہٹ پیدا ہو رہی ہوتی تھی۔

بیماری کی ابتداء

آپ کو پہلے بچہ کی پیدائش پر ہی اندرونی بیماری لگ گئی۔ جو ہر بچہ کی پیدائش پر اور جب بھی کوئی سخت کام کرنا پڑتا اور بھی بڑھ جاتی تھی۔ ہر چند چوٹی کے ڈاکٹروں سے علاج کروایا مگر صرف عارضی افاقہ ہوا۔ چونکہ آپ کی طبیعت حساس تھی۔ کئی دفعہ بے ہوشی کے دورے پڑتے۔ جس سے اندرونی اعضاء کو مزید صدمہ پہنچتا۔ 1942ء میں آپ کو دل کی تکلیف ہوئی۔ آپریشن کیا گیا مگر دل کی حالت مزید خراب ہو گئی جو کہ خون دینے سے کسی قدر سنبھل گئی۔ مگر دل کی حالت نازک ہوتی گئی دوائی کا اثر بھی نہیں ہو رہا تھا۔

آخری گفتگو تلاوت اور آخری دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے مضمون "میری مریم" میں اپنی شریک حیات کے آخری لمحات کو انتہائی پرسوز اور متاثر کن انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ جو نہ صرف آپ کی ان سے بے پناہ محبت و عقیدت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ مشعل راہ بھی ہے کہ اگر کسی کا آخری وقت قریب ہو تو یہ حقیقت ہے کہ اس وقت تقدیر کو ٹالا نہیں جا سکتا پھر کیوں نہ گھبراہٹ اور جزع و فزع کی بجائے آپ کے اس طریق کی پیروی کی جائے۔ جو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ امر ہوگا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"اس وقت میرا دل چاہتا تھا کہ ابھی چونکہ زبان اور کان کام کرتے ہیں (گویا آپ کے حواس آخری سانس تک قائم تھے) میں ان سے کچھ محبت کی باتیں کرلوں۔ مگر میں نے فیصلہ کیا کہ اب یہ اس جہان کی روح نہیں، اس جہان کی ہے۔ اب ہمارا تعلق اس سے ختم ہے۔ اب صرف اپنے رب سے اس کا واسطہ ہے۔ اس واسطہ میں خلل ڈالنا اس کے تقدس میں خلل ڈالنا ہے۔ میں نے چاہا کہ انہیں بھی آخری وقت کی طرف توجہ دلاؤں تاکہ وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جائیں۔ مگر صاف طور پر کہنے سے ڈرتا تھا۔ کہ ان کا کمزور دل کہیں ذکر الٰہی کا موقعہ آنے سے پہلے ہی بیٹھ نہ جائے۔ آخر سوچ کر میں نے ان سے اس طرح کہا کہ مریم! مرنا تو ہر ایک نے ہے دیکھو اگر میں پہلے مرجاؤں تو میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ وہ کبھی کبھی مجھ کو تمہاری ملاقات کے لئے اجازت دیا کرے اور اگر تم پہلے فوت ہو گئیں تو پھر تم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرنا کہ وہ تمہاری روح کو کبھی کبھی مجھ سے ملنے کی اجازت دے دیا کرے اور مریم! اس صورت میں تم میرا آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود سے سلام کہنا۔

اس کے بعد میں نے کہا مریم! تم بیماری کی وجہ سے قرآن کریم نہیں پڑھ سکتیں۔ آؤ میں تم کو قرآن کریم پڑھ کر سناؤں۔ پھر میں نے سورہ رحمان جو ان کو بہت پیاری تھی پڑھ کر سنانی شروع کی۔ اور ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ بھی سنانا شروع کیا جب میں سورۃ پڑھ چکا تو انہوں نے آہستہ آواز میں کہا اور پڑھیں۔ تب میں نے سمجھ لیا کہ وہ اپنے آخری وقت کا احساس کر چکی ہیں۔ اور اب میں نے سورۃ یٰسین پڑھنی شروع کر دی اس کے بعد چونکہ اب اپنے آخری وقت کا انکشاف ہو چکا تھا.... انہوں نے مجھ سے کہا۔ میرے پیارے! تو میں نے ان سے کہا اب وہ وقت ہے کہ تم کو میرا پیار بھی بھول جانا چاہئے اب صرف اسی کو یاد کرو جو میرا بھی ہے اور تمہارا بھی پیارا ہے اور میں نے (مختلف دعاؤں کو) پڑھنا شروع کیا۔ اور ان سے کہا کہ وہ اسے دہراتی جائیں۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے دیکھا کہ ان کی زبان اب خود بخود اذکار پر چل پڑی ہے۔ چہرہ پر عجیب قسم کی ملائمت پیدا ہو گئی اور علامات سے ظاہر ہونے لگا جیسے کہ خدا تعالیٰ کو سامنے دیکھ کر ناز سے اس کے رحم کی درخواست کر رہی ہیں نہایت میٹھی اور پیاری اور نرم آواز سے انہوں نے بار بار یا حیّ یا قیوم برحمتک استغیث کہنا شروع کیا۔ یہ الفاظ وہ اس انداز سے کہتیں اور استغیث کہتے وقت ان کے ہونٹ اس طرح گول ہو جاتے کہ معلوم ہوتا تھا اپنے رب پر پورا یقین رکھتے ہوئے اس سے ناز کر رہی ہے۔ اور صرف عبادت کے طور پر یہ الفاظ کہہ رہی ہیں۔ ورنہ ان کی روح اس سے کہہ رہی ہے کہ میرے رب! مجھے معلوم ہے تو مجھے معاف ہی کر دے گا.....اب ان کی آواز رک گئی تھی مگر ہونٹ ہل رہے تھے اور زبان بھی حرکت کر رہی تھی..... ہونٹوں میں اب تک ذکر کی حرکت تھی۔

(تابعین (-) احمد ص 291، 292)

وفات

آخر خدا تعالیٰ کا فیصلہ صادر ہو گیا دو بج کر دس منٹ پر 5 مارچ 1944 کو صرف 38 برس کی عمر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد داؤد صاحب

حضرت مسیح موعود کی اطباء اور ڈاکٹروں کو زریں ہدایات

حضرت مسیح موعود علم ادیان کے فتح نصیب جرنیل تو تھے ہی، علم الابدان پر بھی آپ کو پوری دسترس تھی۔ بے انتہاء دینی مصروفیات کے باوجود جسمانی شفا کا آپ کو کس قدر خیال تھا اس کی ایک جھلک حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی نظر سے دیکھتے ہیں:-

"بعض اوقات دوا پوچھنے والی گنواری عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں۔ اور اپنی سادہ اور گنواری زبان میں کہتی ہیں "مرجاجی جرا بوا کھولو تاں" حضرت اس طرح اٹھتے ہیں جیسے مطاع ذی شان کا حکم آیا ہے۔ اور کشادہ پیشانی سے باتیں کرتے اور دوا بتاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں۔ تو پھر گنوار تو اور بھی وقت کے ضائع کرنے والے ہیں۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے۔ اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے۔ اور گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے۔ آپ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان سے یا اشارہ سے اس کو کہتے نہیں کہ بس اب جاؤ دوا پوچھ لی۔ اب کیا کام ہے۔ ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے وہ خود ہی گھبرا کر کھڑی ہوتی اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی ہے۔ ایک دفعہ بہت سی گنواری عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں۔ اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا، اور جلد لکھنا تھا۔ میں اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں۔ جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے۔ اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں۔ اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا۔ حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں۔ جو وقت پر کام آجاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں ست اور بے پروا نہ ہونا چاہئے۔"

(حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ سیرت مسیح موعود ص 20-21۔ مطبع سٹیم پریس قادیان۔ بار سوم 21- اپریل 1935ء پرنٹر چوہدری اللہ بخش)

ایک عظیم روحانی راہنما ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ایک حاذق طبیب بھی تھے۔ آپ نے علم ادیان کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ علم ابدان کے بارہ میں ماہرانہ ہدایات و نصائح فرمائی ہیں جس کی ایک جھلک درج ذیل اقتباسات میں پیش کی جارہی ہے۔

خدا کا خانہ خالی رکھو

طاعون اور ہیضہ وغیرہ وباؤں کا ذکر تھا۔ فرمایا:-

بد قسمت ہے وہ انسان کہ ان بلاؤں سے بچنے کے واسطے سائنس، طبی یا ڈاکٹروں وغیرہ کی طرف توجہ کرکے سامان تلاش کرتا ہے اور خوش قسمت ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی پناہ لیتا ہے اور کون ہے جو بجز خدا تعالیٰ کے ان آفات سے پناہ دے سکتا ہو؟ اصل میں یہ لوگ جو فلسفی طبع یا سائنس کے دلدادہ ہیں ایسی مشکلات کے وقت ایک قسم کی تسلی اور اطمینان پانے کے واسطے بعض دلائل تلاش کر لیتے ہیں اور اس طرح سے ان دباؤں کے اصل بواعث اور اغراض سے محروم رہ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے پھر بھی غافل ہی رہتے ہیں۔ ہماری جماعت کے ڈاکٹروں سے میں چاہتا ہوں کہ ایسے معاملات میں اپنے ہی علوم کو کافی نہ سمجھیں بلکہ خدا کا خانہ بھی خالی رکھیں اور قطعی فیصلے اور یقینی رائے کا اظہار نہ کر دیا کریں کیونکہ اکثر ایسا تجربہ میں آیا ہے کہ بعض ایسے مریض جن کے حق میں ڈاکٹروں نے متفقہ طور سے قطعی اور یقینی حکم موت کا لگا دیا ہوتا ہے ان کے واسطے خدا کچھ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ وہ بچ جاتے ہیں اور بعض ایسے لوگوں کی نسبت جو کہ اچھے بھلے اور بظاہر ڈاکٹروں کے نزدیک ان کی موت کے کوئی آثار نہیں نظر آتے خدا قبل از وقت ان کی موت کی نسبت کسی مومن کو اطلاع دیتا ہے۔ اب اگرچہ ڈاکٹروں کے نزدیک اس کا خاتمہ نہیں۔ مگر خدا کے نزدیک اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آجاتا ہے۔

علم طب یونانیوں سے مسلمانوں کے ہاتھ آیا مگر مسلمان چونکہ موحد اور خدا پرست قوم تھی۔ انہوں نے اسی واسطے اپنے نسخوں پر ھوالشافی لکھنا شروع کر دیا۔ ہم نے اطباء کے حالات پڑھے ہیں۔ علاج الامراض میں مشکل امر تشخیص کو لکھا ہے۔ پس جو شخص تشخیص مرض میں ہی غلطی کرے گا وہ علاج میں بھی غلطی کرے گا کیونکہ بعض امراض ایسے ادق اور باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پس مسلمان اطباء نے ایسی دقتوں کے واسطے لکھا ہے کہ دعاؤں سے کام لے۔ مریض سے سچی ہمدردی اور اخلاص کی وجہ سے اگر انسان پوری توجہ اور درد دل سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر مرض کی اصلیت کھول دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی غیب مخفی نہیں۔

پس یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر صرف اپنے علم اور تجربہ کی بناء پر جتنا بڑا دعویٰ کرے گا اتنی ہی بڑی شکست کھائے گا۔ (ہم) کو توحید کا فخر ہے۔ توحید سے مراد صرف زبانی توحید کا اقرار نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ عملی رنگ میں حقیقتاً اپنے کاروبار میں اس امر کا ثبوت دے دو کہ واقعی تم موحد ہو اور توحید ہی تمہارا شیوہ ہے۔ (ہمارا ایمان ہے کہ ہر ایک امر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس واسطے (احمدی) خوشی کے وقت الحمدللہ اور غمی اور ماتم کے وقت انا للہ (-) کہہ کر ثابت کرتا ہے کہ واقع میں اس کا ہر کام میں مرجع صرف خدا ہی ہے جو لوگ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر زندگی کا کوئی حظ اٹھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ ان کی زندگی بہت ہی تلخ ہے کیونکہ حقیقی تسلی اور اطمینان بجز خدا میں محو ہونے اور خدا کو ہی ہر کام کا مرجع ہونے کے حاصل ہو سکتا ہی نہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگی تو بہائم کی زندگی ہوتی ہے اور وہ تسلی یافتہ نہیں ہو سکتے۔ حقیقی راحت اور تسلی انہیں لوگوں کو دی جاتی ہے جو خدا سے الگ نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ سے ہر وقت دل ہی دل میں دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 613، 612 طبع جدید)

طبیب اپنے بیماروں کے واسطے دعا کیا کریں

فرمایا:-

طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو۔ اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے لیکن یاد رکھو کہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کے وقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے۔ بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے اور اس طرح دعا کرنے والا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتا دیتا ہے۔ یہ اس کا فضل ہے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 54، 53)

دعا کے نتیجہ میں امراض سے شفا

فرمایا کہ:- بیماریوں میں جہاں قضا مبرم ہوتی ہے وہاں تو کسی کی پیش ہی نہیں جاتی اور جہاں ایسی نہیں وہاں البتہ بہت سی دعاؤں اور توجہ سے اللہ تعالیٰ جواب بھی دے دیتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشابہ مبرم ہوتی ہے اس کے ٹلا دینے پر بھی خدا تعالیٰ قادر ہے۔ یہ حالت ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ تحقیقات بھی کام نہیں دیتی اور ڈاکٹر بھی لاعلاج بتا دیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل کی یہ علامت ہوتی ہے کہ بہتر سامان پیدا ہوتے جاویں اور حالت دن بدن اچھی ہوتی جاوے ورنہ بصورت دیگر حالت مریض کی دن بدن ردی ہوتی جاتی ہے اور سامان ہی کچھ ایسے پیدا ہونے لگتے ہیں کہ ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ اکثر ایسے مریض جن کے لئے ڈاکٹر بھی فتویٰ دے چکتے ہیں اور کوئی سامان ظاہری زندگی کے نظر نہیں آتے۔ ان کے واسطے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ رنگ میں شفا اور زندگی عطا کرتا ہے گویا کہ مردہ زندہ ہونے والی بات ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 537)

معالج کے لئے ضروری صفات

ایک صاحب گھر میں آئے۔ طب کا ذکر شروع ہوا۔ فرمایا کہ:-

طبیب میں علاوہ علم کے جو اس کے پیشہ کے متعلق ہے ایک صفت نیکی اور تقویٰ بھی ہونی چاہئے ورنہ اس کے بغیر کچھ کام نہیں چلتا۔ ہمارے پچھلے لوگوں میں اس کا خیال تھا اور لکھتے ہیں کہ جب نبض پر ہاتھ رکھے تو یہ بھی کہے (-) اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں مگر وہ جو تو نے سکھایا۔

(ملفوظات جلد 5 ص 181)

ہمدردی اور احتیاط

سوال ہوا کہ طاعون کا اثر ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں طبیب کے واسطے کیا حکم ہے؟

فرمایا:-

طبیب اور ڈاکٹر کو چاہئے کہ وہ علاج معالجہ کرے اور ہمدردی دکھائے لیکن اپنا بچاؤ رکھے۔ بیمار کے بہت قریب جانا اور مکان کے اندر جانا اس کے واسطے ضروری نہیں ہے وہ حال معلوم کرکے مشورہ دے۔ ایسا ہی خدمت کرنے والوں کے واسطے بھی ضروری ہے کہ اپنا بچاؤ بھی رکھیں اور بیمار کی ہمدردی بھی کریں۔

(ملفوظات جلد 5 ص 192)

ڈاکٹروں کے لئے عبرت کے مواقع

مختلف قسم کی بیماریوں کا ذکر تھا۔ فرمایا:-

ڈاکٹروں کے واسطے عبرت کے نظاروں سے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد صاحب

ایڈونچر فاؤنڈیشن پاکستان

ایڈونچر فاؤنڈیشن ایک پرائیویٹ' آزاد' رجسٹرڈ اور خود مختار ادارہ ہے۔ جو کہ روایتی قومی، تعلیمی اور تفریحی پروگراموں کے نقطہ نظر سے بیرونی سرگرمیوں کی سرپرستی کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ ان مقاصد کی تکمیل مختلف بیرونی سرگرمیوں مثلاً۔ مہم جوئی اور جوش دلانے والے کھیل (Thrill Sports) ترتیب دے کر کرتا ہے۔ یہ ادارہ لوگوں کو انتہائی دور دراز علاقوں میں سفر کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ ان علاقوں میں بکھرے ہوئے قدرتی مناظر کو دیکھ کر فطرت کے ساتھ بہت قریبی تعلق کی وجہ سے خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ نیز چیلنجوں کا سامنا کرکے اعلیٰ درجہ کی مہم جوئی کا موقع ملتا ہے۔ اور نئی دریافتوں سے خود انحصاری بھی بڑھتی ہے۔

بیرونی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ "Out Ward Bound" کا فلسفہ بھی بین الاقوامی سطح پر نظام تعلیم کے طور پر جانا پہچانا جاتا ہے۔ جس کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

☆ بیرونی مقامات پر بامقصد مہم کے ذریعہ خود شناسی کا فروغ۔

☆ ترتیب شدہ گروہوں میں یہ صلاحیت پیدا کرنا کہ وہ اپنی سرگرمیوں سے دوسروں کو مطمئن کر سکیں۔

☆ صحراؤں میں Outings ترتیب دے کر ماحولیاتی شعور کو اجاگر کرنا۔ تاکہ اپنے قومی ورثہ کو محسوس اور شناخت کیا جاسکے۔

☆ مہم جوئی کے ذریعہ سیکھنے کے رجحان کو پیدا کرنا۔

☆ بیرونی سرگرمیوں کے ذریعہ جسمانی صحت (Physical Fitness) کو ترقی دینا۔

ادارہ کے مقاصد

نوجوانوں کو فطرت سے قریب کرکے ان کے کردار کی تعمیر کے مواقع فراہم کرنا۔ انہیں عملی طور پر سیکھنے کے لئے حصہ لینے کے قابل بنانا۔ دلوں میں اپنے ملک کی پہچان اور محبت پیدا کرنا۔ نیز معاشرہ میں مل جل کر کام کرنے کی روح پیدا کرنا۔ یہ تمام باتیں اس کے بنیادی مقاصد میں شامل ہیں۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے ادارہ پورے سال پر محیط ایک باقاعدہ شیڈول کے ذریعہ اپنے مراکز اور سکولوں میں حصہ لینے والوں (Participants) کو بڑے پیمانے پر مرتب شدہ سرگرمیوں کی فراہمی کرتا ہے۔ تاکہ نوجوانوں کو ایک واضح مقصد کے تحت وہ مواقع فراہم کئے جائیں۔ جن سے انہیں مہم جوئی کے ذریعہ اپنی ذات کے اظہار کے ساتھ ساتھ درج ذیل فوائد حاصل ہوتے رہیں۔

☆ باہمی اشتراک

☆ اپنے فطری ورثہ کے بارہ میں مزید علم

☆ خود انحصاری پر تکیہ کرنے کی عادت

☆ "Out Ward Bound" کی سرگرمیوں میں تربیت حاصل کرنا۔

☆ ملکی یکجہتی اور ہم آہنگی کی طرف قدم بڑھانا۔

☆ ان تمام مقاصد کو جلد حاصل کرنے کے لئے ایسے Clubs کا قیام جن میں بھائی چارہ کو فروغ دیا جائے۔

کون حصہ لے سکتا ہے؟

سرگرمیاں ان تمام افراد کے لئے ہیں جو بیرونی مقامات میں تفریح' شور و غل اور مہم جوئی وغیرہ کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اس کی رکنیت سب لوگ حاصل کر سکتے ہیں۔ تاہم سب سے پہلے ایک رکن کی حیثیت سے فاؤنڈیشن میں اپنا نام درج کرانا بہت ضروری ہے۔ کم از کم عمر کی حد 16 سال ہے۔ لیکن زیادہ عمر والے کے لئے کوئی قید نہیں۔

پیش کردہ سہولیات

یہ ادارہ صحراؤں میں کورس کروانے کے علاوہ جوش و جذبہ والے کھیل پیش کرتا ہے۔ جو ان تمام مردوں اور عورتوں کے لئے ہوتے ہیں۔ جن کی عمر کم از کم 16 سال ہو۔ فاؤنڈیشن کے تربیتی سکولوں اور اداروں میں کیمپوں کے مشیروں کو اور صحرائی علاقوں کے Guides کو خاص کورس بھی کروائے جاتے ہیں۔

فاؤنڈیشن کیمپنگ اور ٹریکنگ کی سرگرمیاں ترتیب دیتا ہے۔ جو کہ عمر اور حالات کے مطابق ہوتی ہیں۔ اگر کسی خاندان کو چھٹیوں وغیرہ میں کوئی ایسا پروگرام درکار ہو تو اس کے لئے بھی خاص انتظامات ہو سکتے ہیں۔ یہ ادارہ Outings میں معذور افراد کو بھی شامل کرتا ہے۔ وہیل چیئر (Wheel Chair) کی صورت میں الگ انتظامات موجود ہیں۔

وہ اراکین جو اپنے طور پر تفریح کرنا چاہتے ہوں تو ان کے لئے بھی راہنمائی کی جاتی ہے۔ پرائیویٹ کلبوں اور تعلیمی اداروں کی بھی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اس لئے وہ بھی استفادہ کرنے کے لئے اس فاؤنڈیشن سے منسلک ہو سکتے ہیں۔ اگر سرگرمیوں میں استعمال ہونے والے آلات وغیرہ وافر مقدار میں ہوں تو وہ کرایہ پر بھی مہیا کئے جاتے ہیں اور انہیں فروخت بھی کیا جاتا ہے۔

تمام سرگرمیوں کی نگرانی ایک تربیت یافتہ اور تجربہ کار کیمپ کونسلر کرتا ہے۔ اور طبی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔

تمام دورے (Trips) باہمی تعاون سے کئے جاتے ہیں۔ جن کے اخراجات برابری کی بنیاد پر حصہ لینے والوں پر تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اس میں ٹرانسپورٹ' خوراک' رہائش اور آلات وغیرہ کے اخراجات شامل ہیں۔

ایک باقاعدہ شائع ہونے والے رسالہ "Adventure Unlimited" کے ذریعہ تمام اراکین کو ادارہ کی کارکردگی سے مطلع رکھا جاتا ہے۔

فاؤنڈیشن کا جھنڈا اور بیج (Badge) قیمتاً دستیاب ہیں۔ نیز اراکین کے لئے مختلف جگہوں پر موجود کیمپس' ٹرانزٹ کیمپس اور گودام استعمال کے لئے کسی بھی وقت حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

گرمیوں کے دوران

(مئی تا نومبر)

مہم جوؤں کو ان امور کی پیشکش کی جاتی ہے۔ کیمپوں کے ساتھ پہاڑی علاقوں میں سفر' ٹریکنگ' دروں والی گذرگاہوں سے گذرنا' چٹانوں پر چڑھائی' پہاڑوں سے پھسلتے ہوئے اترنا' فرسٹ ایڈ' پہاڑوں اور صحراؤں میں بچاؤ موٹر بوٹ' مختلف قسم کی کشتیاں اور بیڑے چلانا ہوا کی مدد سے سمندر پر چلنا (Wind-Surfing)' جھاگ والے پانیوں میں سفر' ہاتھوں کے ذریعہ ہوا میں گلائیڈنگ اور صحراؤں سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے دورہ جات وغیرہ۔

سردیوں کے دوران

(جنوری تا اپریل)

سردی اور برفباری میں کیمپنگ' برف میں چلنا اور پورے ملک کا سفر' سکیٹنگ پہاڑوں سے اترائی کی طرف Skiing' برف پر چڑھنا' برف پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پھسلنا' صحراؤں کا سفر' بادبانی سفر اور غوطہ خوری والے ماسک کے ساتھ غوطہ لگانا۔

فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام

اہم کلب

(i) کیمپنگ اور ٹریکنگ کلب:- پہاڑی اور صحرائی دونوں قسم کے ماحول میں یہ کلب کیمپنگ اور ٹریکنگ کرنا سکھاتا ہے۔

(ii) ماؤنٹینیئرنگ کلب:- یہ پہاڑوں کے سفر' چٹانوں پر چڑھنے اور برفیلے علاقوں میں سفر متعارف کرواتا ہے۔ اور اس کے لئے مختصر کورسز اور عملی ٹریننگ کے لئے کچھ سفر بھی کرواتا ہے۔

(iii) بوٹ اور سیل کلب (Boat and Sail):- یہ موٹر والی کشتی' آبی بیڑے' چپوؤں والی کشتیاں چلانا سکھاتا ہے۔ اور اسی طرح جھاگ والے پانیوں میں سفر' بادبانی کشتیوں کے ذریعہ سفر اور ہوا کے زور پر سفر (Windsurfing) متعارف کرواتا ہے۔

(iv) بیلون کلب (Balloon Club):- یہ گرم ہوا کے ذریعہ ہوا میں غبارے کے اندر اڑنا متعارف کرواتا ہے۔ یہ کلب قومی اور بین الاقوامی غباروں کی پرواز کے مقابلوں میں بھی شرکت کرتا ہے۔

(v) سکی کلب (Ski Club):- یہ پہاڑوں سے اترائی کی طرف اور ہموار علاقوں میں موسم سرما کی سرگرمی کے طور پر Skiing متعارف کرواتا ہے۔

(Vi) ایئر سپورٹس کلب (Air Spprts Club) پروں کے ساتھ لٹک کر اڑنا Paraplanning' Hanggliding اور Ultra-Lights کی تربیت دیتا ہے۔

(Vii) سکوبا ڈائیونگ کلب (Scuba Diving Club):- یہ آکسیجن کے ماسک کے ذریعہ غوطہ خوری متعارف کرواتا ہے۔

(viii) سائیکلنگ کلب (Cyclling Club):- یہ سائیکل سفر متعارف کرواتا ہے اور اسی طرح سائیکل ریس اور اس سے متعلق دوسری سرگرمیاں بھی متعارف کرواتا ہے۔

انٹرنیشنل یوتھ

ایکسچینج پروگرام

چند دیگر ممالک کے اشتراک سے فاؤنڈیشن نوجوانوں کو دوسرے ممالک بھیجنے کے لئے بھی Sponsors کرتی ہے۔ اس قسم کے پروگراموں کی تفاصیل اراکین کو وقتاً فوقتاً بتائی جاتی ہیں۔

درخواست کس طرح دی

جائے؟

ادارہ پروگراموں کو Advertise کرتا ہے۔ درخواست دینے کے لئے باقاعدہ ایک فارم ہے۔ اس مجوزہ فارم کو پُر کرکے رکنیت کے لئے درخواست دی جاتی ہے۔ قریباً پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں فاؤنڈیشن کی برانچیں موجود ہیں۔ لہذا رکنیت حاصل کرنے کے لئے اپنے شہر میں موجود برانچ کو درخواست دی جا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

ابن اقبال

صحت کے لئے مناسب ترجیحات قائم کرنے کی ضرورت

انگریزی روزنامہ ڈان کے شمارہ میں ڈاکٹر ایم افضل نجیب صاحب کا ایک مضمون دل کی بیماریوں میں حفظ ماتقدم کی اہمیت کے موضوع پر چھپا ہے۔ اس کے کچھ اقتباسات افادہ عام کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر ایم افضل نجیب صاحب اپنے مضمون میں کہتے ہیں کہ دل کی بیماریاں دنیا بھر میں ایک مسئلہ بنی ہوئی ہیں اور زیادہ تر ترقی پذیر ممالک ان کا نشانہ بن رہے ہیں۔ دنیا میں واقع ہونے والی اموات کا تقریباً چوتھائی حصہ انہی کی بدولت ہوتا ہے۔ اس بات کو ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اپنی اس رپورٹ میں بیان کیا ہے جو 1989ء میں پیش کی گئی۔ اور جس میں کہا گیا ہے کہ دل کی بیماریاں ترقی پذیر ممالک میں بھی روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ اور اس وقت سے اب تک یہ صورت حال دن بدن گھمبیر ہوتی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بھی پچھلے تین دہاکوں سے یہ بیماری مسلسل بڑھ رہی ہے اور اس کا پھیلاؤ حیران کن حد تک زیادہ ہے۔

پاکستان بننے کے پہلے سالوں میں دل کی بیماریاں اور ہائی بلڈ پریشر کے صرف چند ایک کیس ہی رجسٹر کئے گئے۔ لیکن 1960ء میں ان کیسوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی اور 1970ء کے دہاکے میں یہ تعداد ہزاروں میں تبدیل ہو گئی۔ جبکہ اس وقت دل کے مریضوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے جبکہ ہائی بلڈ پریشر سے آبادی کا دس فی صد حصہ حیران و پریشان ہے۔

باوجود بے شمار تحقیقی کوششوں کے دل کی بیماریوں اور ہائی بلڈ پریشر کی معینہ وجوہات معلوم نہیں کی جاسکیں۔ جس طرح بلڈ پریشر کے 90 فی صد مریضوں میں اس کی صحیح وجوہات معلوم نہیں کی جاسکتیں اسی طرح دل کی بیماریوں کے سلسلے میں بھی ان کی ذمہ دار کوئی ایک وجہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے پھیلاؤ کے لئے بہت سارے عناصر کی نشان دہی کی جاسکتی ہے۔ دراصل ان مرضوں کو ہمارے لائف سٹائل کا ایک حصہ سمجھا جانا چاہئے یہ تمام عناصر جو دل کی بیماریوں کے ذمہ دار بنتے ہیں ان کو طبی اصطلاح میں (Risk Factor) رسک فیکٹر کہا جاتا ہے۔

رسک فیکٹرز میں عام طور پر ہائی بلڈ پریشر کی موجودگی۔ سگریٹ نوشی کی عادت۔ ذیابیطس۔ جسمانی سستی اور کاہلی۔ موٹاپا۔ آج کی دنیا اور سوسائٹی میں پائے جانے والے کھنچاؤ اور بے چینی اور گھبراہٹ کی کیفیت کی فراوانی۔ اور کبھی کبھی شدید قسم کی انفیکشن شمار کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کے علاوہ بھی بعض رسک فیکٹرز ہیں جو اس مرض کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

لائف سٹائل کا مطلب وہ زندگی ہے جو ہم موجودہ طرز زندگی کی وجہ سے گذارنے پر مجبور ہیں۔ تیزی سے بڑھنے والی صنعت کاری۔ شہروں میں تیز رفتار زندگی۔ بے شمار لوگوں کا شہروں کی طرف جانے کا رجحان زندگی کے تمام شعبوں میں تیزی اور شدید قسم کے دباؤ اور مقابلہ کی موجودگی وغیرہ یہ سب بھی رسک فیکٹرز میں آتے ہیں۔

لیکن ان رسک فیکٹرز میں بیشتر ایسے ہیں جن کو تبدیل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کیا جاسکتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس سلسلے میں کافی کوشش کی گئی ہے اور نتیجتاً ان ملکوں میں یہ مرض تقریباً 50 فی صد تک کم ہو گیا۔ اور اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ دل کے امراض اگر کلی طور پر نہیں تو بڑی حد تک قابل انسداد ہیں۔

پاکستان کی مصیبت یہ ہے کہ ہم مغرب کی اندھی تقلید میں ایسی زندگی کو اپنا رہے ہیں جو کہ اس مرض کو پھیلانے میں ممد ثابت ہوتی ہے۔ سگریٹ نوشی کی وبا اس کی واضح مثال ہے۔ اس کے علاوہ ہماری خوراک کی عادتیں بھی تبدیل ہو چکی ہیں۔ لوگ جسمانی کام کرنے سے جی چراتے ہیں حالانکہ صحت کو قائم رکھنے کے لئے یہ بنیادی عنصر ہے۔

(ڈان۔26۔اگست98ء)

معاشرے میں دولت حاصل کرنے کی دوڑ اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ زندگی میں امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ کے حصول کے لئے ایک شدید قسم کا مقابلہ اور جدوجہد لازمی ہو گئے ہیں۔ جن کا تعلق بیماریوں سے بالواسطہ ہے۔ میانہ روی۔ قناعت۔ اطمینان کو تمام لوگ بھول چکے ہیں جن پر عمل کرنے سے دل کی بیماریوں کا خطرہ کم ہو سکتا ہے۔

حیران کرنے والی بات یہ ہے کہ پہلے دل کی بیماریوں کو امیروں کی بیماری سمجھا جاتا تھا لیکن اب غریب لوگ بھی اس کا عام شکار ہو رہے ہیں اور اس میں شہری اور دیہاتی آبادی کی کوئی تخصیص نہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حفظ ماتقدم ہمیشہ بیماری کے علاج سے بہتر اور سستا ہوتا ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام توجہ اور زر قوم صرف علاج پر صرف کرنے کی بجائے حفظ ماتقدم کو بھی اس کا مقام ضرور ملنا چاہئے۔

بہرحال یہ خوشی کی بات ہے کہ اب اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے اور پاکستان ان 38 ممالک میں شامل ہو گا جو دل کی بیماریوں کے سلسلے میں ایک عالمی سٹڈی کا آغاز کر رہے ہیں تا کہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ مختلف رسک فیکٹرز کی اس سلسلے میں کتنی اہمیت ہے۔ تا کہ اسی نسبت سے ان کی روک تھام کے لئے کام شروع کیا جا سکے۔

دل کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے پاکستان میں کسی حفظ ماتقدم پروگرام کا فقدان ہے جو کہ لکھو کھہا لوگوں کے لئے وبال جان بنی ہوئی ہیں۔ جبکہ پاکستان میں ایڈز کی بیماری کے سلسلے میں کافی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ دل کی بیماریوں کے مقابلے میں ایڈز کی بیماری کی وجہ سے فی الحال صرف چند ہزار لوگوں کی زندگیاں متاثر ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت اپنی ترجیحات دوبارہ مقرر کرے اور دل کی بیماریوں کے لئے ایک نیشنل پروگرام حفظ ماتقدم کے سلسلے میں وضع کیا جائے اور حکومت کو جلد از جلد سگرٹ نوشی اور ماحولیاتی آلودگی کو روکنے کے لئے باقاعدہ قانون سازی کرنی چاہئے۔

اس کے علاوہ طبی تعلیمی اداروں میں پڑھائے جانے والے سلیبس میں دل کی بیماریوں کے لئے طبی حفظ ماتقدم کا مضمون شامل کیا جانا چاہئے تا کہ ڈاکٹر۔ نرسیں اور پیرا میڈیکل سٹاف دل کی بیماریوں کے لئے حفظ ماتقدم کی اہمیت کو جان سکیں اور مریضوں اور دوسرے لوگوں کی اس سلسلے میں مدد کر سکیں۔ تمام طبی اداروں میں دل کی بیماریوں کے بارے میں حفظ ماتقدم کے ماہرین (Specialists) کو متعین کیا جائے تا کہ اس شعبہ کو قرار واقعی اہمیت حاصل ہو سکے۔

امید کی جانی چاہئے کہ حکومت اس معاملے میں جلد از جلد کچھ نہ کچھ کرے گی تا کہ صورت حال کو مزید خراب ہونے سے بچایا جاسکے اور پاکستان میں بھی بعض دوسرے ممالک کی طرح دل کی بیماریوں میں کمی ہو جس سے انفرادی اور حکومتی سطح پر صورت حال بہتر ہو سکے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

میں گویا جوانی ہی میں فوت ہو گئیں اللہ تعالیٰ آپ کے روحانی مدارج کو بلند فرمائے۔

اولاد کا کمال صبر و رضا

جس وقت حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی وفات ہوئی ہمارے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع میٹرک کا امتحان دے رہے تھے۔ اس لئے آپ کو اپنی امی کی نازک حالت سے بے خبر رکھنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ آپ قادیان میں تھے۔ تشویشناک صورت حال کے پیش نظر آپ کو لاہور بلوایا گیا۔ آپ صبر و سکون کے ساتھ تیاری میں مصروف ہو گئے امی کی اس قدر تشویشناک حالت اور آپ کا اس عمر میں اتنا بڑا صبر اور امتحان کی تیاری میں مصروف ہونا جب آپ سے پوچھا جاتا امی کا کیا حال ہے۔ تو آپ اس سوال سے پریشان ہو جاتے مگر جواب میں کبھی مایوسی کا اظہار نہ کرتے۔ اس میں بہت حد تک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تربیت اور حکمت کا بھی دخل تھا۔ جو آپ کو ہر وقت سوائے امتحان اور اس کی تیاری کے اوقات کے اپنے پاس رکھتے اور احسن طریق سے آنے والے حالات کے لئے تیار کر رہے تھے۔ جب آپ کو اپنی والدہ محترمہ کے انتقال کی خبر دی گئی تو آپ خاموشی اور سکون کا مجسمہ بن کر بیٹھ گئے۔ آپ نے ایک حد تک آنسو بہا کر اپنی امی ہاں اس امی کو جن کی وفات پر ایک جہان رو رہا تھا یاد کیا۔ ور فرمایا چند روز ہوئے خواب میں امی نے کہا کہ میں اس چراغ کی طرح ہوں جو بجھنے سے پہلے ڈگمگا رہا ہو۔ اس طرح آپ نے صبر، وقار اور رضا جوئی کا اظہار کیا اس کی مثال کم ہی ملتی ہے رات ان کی امی کا جنازہ لاہور سے قادیان پہنچ گیا آپ کا صبح ریاضی کا امتحان تھا۔ رات آپ سید ولی اللہ شاہ صاحب کے ہاں چلے گئے اور امتحان کی تیاری کر کے صبح امتحان دینے چلے گئے۔

جس بچہ نے دن رات اس قدر غم میں اور پریشانی میں گزارے ہوں امتحان کے کمرہ میں اس کا امتحانی معیار پر پورا اترنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن آپ نے اپنے نفس اور حالات پر جس طرح قابو پایا قابل تقلید ہے۔

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ حضرت سیدہ صاحبہ کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی تھیں۔ اس وقت آپ سات سال کی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریر کرتے ہیں۔ اسے میں نے دیکھا کہ ہائے امی ہائے امی کہہ کر چیخیں مار کر رو رہی ہے۔ میں اس بچی کے پاس گیا اور اسے کہا جی جی امی اللہ میاں کے گھر گئی ہیں۔ وہاں ان کو زیادہ آرام ملے گا۔ اللہ میاں کی یہی مرضی تھی کہ اب وہ وہاں چلی جائیں۔ دیکھو رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تمہارے دادا ابا فوت ہو گئے کیا تمہاری امی ان سے بڑھ کر تھی۔ میرے خدا کا سایہ اس بچی سے ایک منٹ کے لئے جدا نہ ہو۔ میرے اس فقرہ کے بعد اس نے امی کے لئے آج تک کوئی چیخ نہیں ماری۔ اور یہ فقرہ سنتے ہی بالکل خاموش ہو گئی۔

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 4

فائدہ حاصل کرنے کے لئے بہت موقعہ ملتا ہے۔ قسم قسم کے بیمار آتے ہیں۔ بعض کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ بعض کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ شدت بیماری کے سبب (-) نہ زندوں میں داخل نہ مردوں میں۔ لیکن ایسے نظاروں کو کثرت کے ساتھ دیکھنے سے سخت دلی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ضروری بھی ہے کیونکہ نرم دل اور رقیق القلب ایسا کام نہیں کر سکتا کیونکہ سرجری کا کام بہت حوصلے کا کام ہے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 360)

بقیہ صفحہ 5

سکتی ہے۔

مالی امداد

چھٹیوں کے دوران کی جانے والی مہم جوئی کی تمام بیرونی سرگرمیوں کے اخراجات حصہ لینے والے مل کر برداشت کرتے ہیں۔ فاؤنڈیشن مالی طور پر بھی مدد کرتی ہے بشرطیکہ فنڈز اجازت دیں۔ انفرادی طور پر بھی افراد کو ابھارا جاتا ہے کہ اس ضمن میں دوسروں کی مدد کریں۔ نیز اپنے پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے اور اس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے فاؤنڈیشن کا انحصار گرانٹس اور عطیات پر ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32051 میں عطاء البصیر عامر ولد محمد اکرام صاحب احسان قوم گل پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-159 پیپلز کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء البصیر عامر A-159 پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر1 انعام اللہ ہاشمی محمدیہ کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر2 محمد اکرام احسان والد موصی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32052 میں سارا اکرام بنت محمد اکرام احسان قوم گل پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سارا اکرام بنت محمد اکرام A-159 پیپلز کالونی نمبر 1۔ فیصل آباد گواہ شد نمبر1 محمد اکرام احسان والد موصیہ گواہ شد نمبر2 انعام اللہ ہاشمی صدر حلقہ پیپلز کالونی فیصل آباد۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32053 میں خولہ اکرام بنت محمد اکرام احسان قوم گل پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 67۔ ناصر آباد ربوہ حال فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خولہ اکرام 67 ناصر آباد ربوہ حال A-159 پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر1 محمد اکرام احسان والد موصیہ گواہ شد نمبر2 انعام اللہ قریشی صدر حلقہ پیپلز کالونی فیصل آباد۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32054 میں شریفاں بی بی زوجہ اعجاز احمد صاحب قوم وہیڑ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت 1958ء ساکن رضویہ کالونی نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-11-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ سکنی شہری برقبہ 12 مرلہ کا 1/8 حصہ مالیتی۔/20000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ 16 کنال واقع دھرگ کا 1/8 حصہ مالیتی۔/15000 روپے۔ 3۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی۔/6000 روپے۔ 4۔ حق مہر۔/32 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شریفاں بی بی رضویہ کالونی نارووال گواہ شد نمبر1 عبدالعلیم ناصر نارووال گواہ شد نمبر2 منظور احمد ناصر نارووال۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32055 میں عرفان احمد ولد محمد حنیف قمر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-1-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ موٹر سائیکل ہنڈا سی ڈی 70 ماڈل نمبر 84 مالیتی۔/15000 روپے۔ 2۔ اور کمپیوٹر 486 مالیتی۔/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عرفان احمد مکان نمبر 447 بلاک نمبر1 سیکٹر A II ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر1 محمد حنیف قمر گواہ شد نمبر2 طارق مرتضیٰ مسل نمبر 31149۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32056 میں کوثر شمیم زوجہ ناصر احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فردوس کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-11-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ نصف حصہ مکان نمبر 20 فردوس کالونی برقبہ 5 مرلہ مالیتی۔/200000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی 10 تولہ مالیتی۔/40000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ کوثر شمیم 20۔ فردوس کالونی ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر بشارت احمد بٹ وصیت نمبر 27331 گواہ شد نمبر2 مرزا محمد رفیق وصیت نمبر 18581۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محمد محسن صاحب ولد محمد اکبر صاحب (مرحوم) دارالعلوم جنوبی ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ محمد رشید صاحب چک 208 سمندری ضلع فیصل آباد بیمار ہیں۔

○ عزیزہ بیگم صاحبہ والدہ ڈاکٹر عبدالباسط صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

○ ماسٹر محمد صدیق صاحب دارالعلوم غربی (ب) ربوہ معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ رحمت اللہ صاحب والد مطیع اللہ صاحب ڈرائیور دارالرحمت غربی ربوہ بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ مریضوں کو شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز آف سبزہ زار لاہور کے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد احسن صاحب آف واہ کینٹ کا بواسیر کا اپریشن ہوا ہے۔ نیز محترمہ امتہ الباری صاحبہ زوجہ مکرم منور احمد شرما جوڑوں کے درد کی وجہ سے ایک عرصہ سے تکلیف میں ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم انعام الحق کوثر صاحب مربی لاس اینجلس امریکہ کی والدہ محترمہ غلام فاطمہ صدر لجنہ سبی بلوچستان زوجہ شیخ فضل حق صاحب دماغ کی شریان پھٹ جانے کے باعث تین مہینے سے مسلسل بے ہوشی کی کیفیت میں کراچی کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ مریضہ ایک طویل عرصہ سے صدر لجنہ اماء اللہ سبی کے عہدے پر فائز ہیں۔

تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

زیارت ربوہ واقفین نو
جڑانوالہ شہر ضلع فیصل آباد

○ مورخہ 6۔ اپریل 1999ء بروز منگل جڑانوالہ شہر ضلع فیصل آباد کے واقفین نو کا ایک وفد مکرم منصور احمد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم عبدالمجید انور سیکرٹری وقف نو جڑانوالہ شہر کے ہمراہ ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 22 واقفین نو اور 18 والدین نے شرکت کی۔ دفتر وقف نو میں مکرم وکیل صاحب وقف نو نے بچوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

شعبہ سمعی بصری ایم ٹی اے کے تعاون سے وفد کا ایک علمی پروگرام بھی ریکارڈ کیا گیا۔ مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ ناہید صاحبہ ایاز کلینک رحمت بازار ربوہ نے بچوں اور خواتین کا طبی معائنہ کیا۔

اعلان داخلہ

○ ہمدرد یونیورسٹی کے فیصل آباد کیمپس نے ایک سالہ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ (سافٹ ویئر ڈیویلپمنٹ) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ 500 روپے کے عوض ادارہ واقع رضا ٹاؤن فون 4-750220 سے دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28۔ اپریل 99ء ہے۔

○ جو احمدی طالبات مخلوط تعلیمی اداروں میں پردہ میں رہ کر پڑھنے کی اجازت لئے بغیر تعلیم حاصل کر رہی ہیں وہ جلد از جلد اپنے کوائف نظارت تعلیم کو ارسال کریں تاکہ حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے معاملہ رکھا جاسکے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 13- اپریل- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
14- اپریل- غروب آفتاب- 6-40
15- اپریل- طلوع فجر- 4-11
15- اپریل- طلوع آفتاب 5-37

عالمی خبریں

کمپیوٹروں کے علاج کی دریافت

2000ء میں کمپیوٹروں کی متوقع بیماری "وائی ٹو کے" Y2K کا علاج دریافت کر لیا گیا ہے اس وائرس سے قیمتی کمپیوٹر خراب ہو جاتے تھے۔ یہ علاج امریکی ریاست کولوریڈو کے سائنس دانوں نے دریافت کیا ہے۔

بھارتی فوج کے سربراہ کا بیان

بھارتی بری فوج کے سربراہ جنرل وید پرکاش نے کہا ہے کہ بھارت کشمیر میں پاکستان کی مداخلت کا منہ توڑ جواب دے گا۔ مجاہدین کے خلاف کارروائیاں موثر بنانے کے لئے مقبوضہ وادی میں تعینات فوجیوں کو جدید ہتھیار دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

دفاعی کارروائی

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ اگنی ٹو کا تجربہ دفاعی کارروائی ہے جارحانہ اقدام نہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال میں پہل نہیں کریں گے۔

اقوام متحدہ کی قرارداد کی خلاف ورزی

چین نے کہا ہے کہ اگنی ٹو کا تجربہ کر کے بھارت نے اقوام متحدہ کی قرارداد کی خلاف ورزی کی ہے۔ آسٹریلیا نے بھارتی اقدام کو قابل افسوس قرار دیا۔

بی بی سی کا تبصرہ

بی بی سی نے کہا ہے اگنی میزائل سے پورے پاکستان کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ پاکستان کو تجربے کی اطلاع ہفتے اور اتوار کی درمیانی شب دی گئی۔ بھارت کا سیاسی بحران اس تجربے کے باوجود جوں کا توں ہے۔

اقتدار بچانے کے لئے

بھارتی کمیونسٹ پارٹی نے اگنی ٹو پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اقتدار بچانے کے لئے کلنٹن نے عراق پر بمباری کی تھی۔ واجپائی نے میزائل چلا دیا۔

طالبان کا نیا حکم

افغانستان کی حکمران جماعت طالبان نے سرکاری افسروں کو حکم دیا ہے کہ وہ دستار پہن کر دفتر آئیں ورنہ انہیں ملازمت سے سبکدوش کر دیا جائے گا۔

طالبان شمالی اتحاد جنگ

طالبان نے تاجکستان میں شمالی اتحاد کا حامی روسی فوجی اڈہ اڑا دیا۔ شمالی اتحاد نے کابل پر جوابی حملہ کیا کابل پر تین راکٹ داغے گئے۔ ایک شخص زخمی ہوا۔ روسی اڈے پر حملے میں تین روسی مارے گئے۔

سربیا پر زمینی حملہ کی تیاریاں

نیٹو نے سربیا کے خلاف طویل جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔ نیٹو کی افواج نے سربیا پر زمینی حملے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ سربیا پر نیٹو کی فضائیہ کے تازہ حملوں سے تیل کے ذخائر گولہ بارود کے ڈپو اور کئی تنصیبات تباہ ہو گئیں۔ آئل ریفائنری، کار فیکٹری اور دو ریڈیو سٹیشن بھی تباہ ہو گئے۔

روسی صدر کا مواخذہ

روس کے صدر بورس یلسن کے خلاف مواخذہ کی کارروائی پارلیمنٹ میں شروع ہو گئی۔ ان پر روسی عوام کا قتل، پارلیمنٹ پر حملہ، سوویت یونین کو توڑنا اور چیچنیا کے خلاف جنگ کے الزامات ہیں۔

امدادی سامان کی بجائے اسلحہ

ہنگری کے حکام نے یوکرین کی سرحد سے داخل ہونے کی کوشش کرنے والے روسی ٹرکوں کی تلاشی لی تو ان سے امدادی سامان کی بجائے اسلحہ برآمد ہوا۔ حکام نے اسلحہ اتار کر ٹرک واپس بھجوا دیئے۔

ملکی خبریں

ہم تیار ہیں

پاک فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم اگنی ٹو کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ بھارت کو جلد اس کا جواب دے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت چاہے جتنے میزائل یا ایک ہزار بم بنا لے۔ اس کے تمام شہر ہمارے میزائلوں کی زد میں ہیں۔ ہم انہیں تباہ کر سکتے ہیں۔

چھیڑ خانی مہنگی پڑے گی

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ بھارت کو چھیڑ خانیاں مہنگی پڑیں گی۔ ہمارے سائنسدان ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھے۔

پرائز بانڈ پرچی کاروبار

حکومت نے پرائز بانڈ پرچی ڈیلروں کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے۔ چاروں صوبوں میں بیک وقت کریک ڈاؤن کا فیصلہ کر لیا گیا۔ وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ جو کوئی انعامی بانڈ ٹرکوں میں بھر کر واپس کرنا چاہتا ہے شوق سے کر لے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ایسی تمام دکانیں بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کارروائی کی روزانہ رپورٹ تیار کی جائے گی۔ ایف آئی اے سے بھی مدد لی جائے گی۔ ایسے ڈیلر اگر حکومت پنجاب کو ٹیکس دیتے ہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ٹیکس دینے سے کوئی غیر قانونی چیز قانونی نہیں ہو جاتی۔

انعامات پلاٹ اور دیگر انعامی سکیموں پر پابندی

حکومت نے لاٹریوں پلاٹس اور گاڑیاں دینے کی انعامی سکیموں اور ٹی وی اشتہارات پر پابندی لگا دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنکوں کی انعامی سکیمیں درست ہیں۔ تاہم ان پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا کہ یہ انعامی سکیمیں نئی نسلوں کو جوئے کا عادی بنا رہی ہیں۔

بینظیر الطاف دوستی کی خواہش

پیپلز پارٹی اور الطاف حسین کے درمیان متحدہ ورکنگ ریلیشن شپ قائم کرنے پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ بینظیر کے حالیہ غیر ملکی دورے کے دوران دونوں رہنماؤں کی ملاقات کا امکان ہے۔

غوری کا متوقع تجربہ

پاکستانی سائنس دان جہلم پہنچ گئے ہیں۔ غوری ٹو جہلم کے کسی مقام سے چھوڑا جائے گا اور مکران کے ساحل پر مار کرے گا۔

معیاری ہومیوپیتھک ادویات

• ولمار شوابے جرمنی کی سیل بند ادویات کی وسیع رینج اور • مسعود ہومیو فارمیسی لاہور کی معیاری پوٹنسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، ٹکیاں اور گلوبیولز رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں • 117 ادویات کا دیدہ زیب بیلٹ کیس نیز ہومیو کتب کی خریداری کا مرکز

کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

☎ 771 213156

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited

Al-Furqan Motors (Pvt) Limited

Phone 021-7724606-7-9

47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی 3

فون: 021-7724606
7724607-7724609